29

اللہ تعالیٰ نے نظامِ خلافت کے ذریعہ تمہارے درمیان اتحاد پیدا کیا ہے اس کی قدر کرو اور مضبوطی کے ساتھ اسے قائم رکھو

حضرت عثمانؓ کے وقت میں منافقین کے فتنہ کو معمولی سمجھنے کے نتیجہ میں ہی اتحادِ اسلام برباد ہو گیا تھا

(فرمودہ 27 جولائی 1956ء بمقام مری)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''آج رات سے پھر بارش شروع ہے اور کُہر چھائی ہوئی ہے اور میری طبیعت زیادہ تر بارش اور کُہر سے ہی خراب ہوتی ہے اور جسم میں ضُعف محسوس ہونے لگتا ہے۔ بعض دوست ناواقفیت سے سمجھتے ہیں کہ ٹھنڈک میں رہنا میرے لیے مفید ہے۔ حالانکہ ٹھنڈک گو میرے لیے مفید ہے مگر بارش اور کُہر مُضر ہے۔ جب ہم یورپ گئے اور سوئٹزرلینڈ پہنچے تو وہاں کا موسم ایسا ہے کہ خواہ بارش ہو کُہر نہیں ہوتی۔ اول تو بارش ہی نہیں ہوتی لیکن اگر ہو

تو کُہر نہیں ہوتی۔ اس لیے وہاں میری طبیعت بہت اچھی رہی۔ جب ہم لندن گئے تو چونکہ وہاں کُہر بہت ہوتی ہے اس لیے ٹھنڈ کے باوجود طبیعت کی خرابی کے دَورے ہوتے رہے اور جگر کی خرابی کی بھی شکایت ہوگئی۔ مری میں بھی ایسا ہی ہوا۔ بارش اور نمی کی وجہ سے نزلہ کا پانی ناک سے سینہ پر گرتا ہے اور اس سے بجائے صحت میں ترقی ہونے کے کوفت محسوس ہوتی ہے اور جگر کے مقام پر بھی درد ہونے لگتا ہے۔ پھر کبھی قبض کی شکایت ہو جاتی ہے اور کبھی اسہال کی۔ یوں نمازیں پڑھانے کے لیے میں آتا رہا ہوں اور بڑی آسانی سے بغیر کسی قسم کا بوجھ محسوس کیے آتا رہا ہوں مگر پیچھے جب بارشیں ہوئیں تب بھی تکلیف ہوگئی اور آج بھی بارش اور کُہر کی وجہ سے ناک سے پانی بہتا ہے اور جسم میں کوفت اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

اب ہمارے جانے میں خداتعالیٰ کے فضل سے صرف پانچ دن رہ گئے ہیں۔ جس علاقہ میں اب ہم نے جانا ہے وہاں بارش کم ہوتی ہے اور کُہر تو بہت ہی کم ہوتی ہے اور ربوہ کی نسبت وہ جگہ ٹھنڈی بھی ہے۔ میں امید کرتا ہوں (آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) کہ وہاں جا کر طبیعت اچھی ہو جائے گی کیونکہ وہ علاقہ بھی زیورک کے علاقہ کی طرح ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے بوجہ کُہر اور نمی کے میری طبیعت اِس وقت کوفت محسوس کر رہی ہے تاہم مختصراً میں اس فتنہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جو اس وقت پیدا ہوا ہے۔ کئی دوست اس فتنہ کی وجہ سے گھبرا رہے ہیں اور کئی دوست ایسے ہیں جو اصل حقیقت کو نہیں سمجھتے اور اسے ایک معمولی بات سمجھتے ہیں۔ میں ان باتوں کے متعلق اِنْشَاءَ اللّٰہُ ایک علیحدہ مضمون لکھوں گا۔ مگر اِس وقت بھی میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس حقیقت کے نہ سمجھنے کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔ آج سارے مسلمان اُن فتنہ پردازوں کو بُرا سمجھتے ہیں جو حضرت عثمانؓ کے خلاف کھڑے ہوئے تھے۔ مگر اُس وقت مسلمان اُن کی باتوں کو سن کر ہنستے رہے اور کسی نے نہ سمجھا کہ ایسے منافقین کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ صرف اس لیے کہ محمد بن ابی بکر اس میں شامل تھا انہوں نے خیال کر لیا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اولؓ کا لڑکا اس میں شامل ہے تو اَب کیا ہو سکتا ہے۔ حالانکہ نظامِ اسلام پر دس ہزار ابوبکر بھی قربان کیا جاسکتا ہے۔ جس طرح نظامِ احمدیت پر

دس ہزار نورالدین بھی قربان کیا جا سکتا ہے۔ بیشک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کی بڑی تعریف فرمائی ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی نورالدین صاحب کی بڑی تعریف کی ہے۔ مگر قرآن اس لیے نہیں اُترا تھا کہ ابوبکرؓ کی عزت قائم کی جائے نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں یہ کہیں ذکر آتا ہے کہ ہم نے تجھے اس لیے مبعوث کیا ہے کہ تو نورالدین کی عزت قائم کرے۔ ہاں! جو سچائی اور حقیقت تھی اُس کا آپ نے اظہار کر دیا۔ مثلاً آپ نے فرمایا

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے [1]

مگر یہ تو ایک سچائی ہے جو کہنی چاہیے تھی۔ جس نے قربانی کی ہو اُس کی قربانی کا اظہار نہ کرنا ناشکری ہوتی ہے۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ ایک مریض آیا اور اُس نے ذکر کیا کہ مولوی صاحب سے میں نے علاج کروایا تھا جس سے مجھے بڑا فائدہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اُس دن بیمار تھے۔ مگر جب آپ نے یہ بات سنی تو آپ اُسی وقت اُٹھ کر بیٹھ گئے اور حضرت اماں جان سے فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہی مولوی صاحب کو تحریک کر کے یہاں لایا ہے اور اب ہزاروں لوگ ان سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اگر مولوی صاحب یہاں نہ آتے تو ان لوگوں کا کس طرح علاج ہوتا۔ پس مولوی صاحب کا وجود بھی خداتعالیٰ کا ایک بڑا احسان ہے۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا کہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے

تو آپ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت کی ناشکری سے بچے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو دیکھ لو آیا کسی الہام میں بھی یہ ذکر آتا ہے کہ اے مسیح موعود! میں نے تجھے اس لیے مبعوث کیا ہے کہ تُو نورالدین کی عزت قائم کرے؟ یا قرآن میں کوئی آیت ایسی ہے جس میں یہ ذکر آتا ہو کہ اے محمد رسول اللہ! میں نے تجھے اس لیے بھیجا ہے کہ تُو ابوبکر کی عزت قائم کرے؟ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کے حق میں جو فقرات کہے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی نورالدین صاحب کے حق

میں نہیں کہے۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا 2 یعنی اگر خدا کے سوا کسی اَور کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا۔ لیکن حضرت خلیفہ اول کی نسبت تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف اتنا فرمایا کہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے

گویا اس میں آپ کا اور امت کا مقابلہ کیا گیا ہے خدا اور نورالدین کا مقابلہ نہیں کیا گیا۔ مگر وہاں تو خدا اور ابوبکر کا مقابلہ کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر خدا کے سوا کسی اَور کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکر کو بناتا۔

پس وہ تعریف بہت بڑی ہے مگر پھر بھی ابوبکرؓ کی بڑائی اور ابوبکرؓ کا تقوٰی اُن کے لڑکے کو نہ بچا سکا۔ اور ہر شخص جو تاریخ میں ان واقعات کو پڑھتا ہے اُن کے لڑکے پر لعنتیں ڈالتا ہے کہ وہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں میں شامل ہو گیا۔ تاریخوں میں لکھا ہے جب باغی دیوار پھاند کر حضرت عثمانؓ کے گھر میں داخل ہوئے تو محمد بن ابی بکر سب سے آگے بڑھا اور اس نے حضرت عثمانؓ کی داڑھی پکڑ کر اُسے زور سے جھٹکا دیا۔ جب اُس نے آپ کی داڑھی پکڑی تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا اگر تیرا باپ اِس جگہ ہوتا تو تُو کبھی یہ جرأت نہ کر سکتا۔ اُس کے دل میں ابھی کچھ ایمان باقی تھا۔ جب اُس نے یہ بات سنی تو وہ شرمندہ ہو کر پیچھے ہٹ گیا 3 مگر جب وہ مر کر ابوبکرؓ کے سامنے گیا ہو گا تو انہوں نے اپنی جُوتی اُتار کر اُسے خوب ماری ہو گی کہ کمبخت! جس کی میں عزت کرتا تھا اور جو محمد رسول اللہ کو اِتنا پیارا تھا کہ جب آپ کی دوسری لڑکی بھی جو حضرت عثمانؓ سے بیاہی ہوئی تھی فوت ہو گئی تو آپ نے فرمایا اگر میری کوئی اَور بیٹی زندہ ہوتی تو میں وہ بھی عثمان سے بیاہ دیتا۔ کیا تجھے شرم نہ آئی کہ تُو نے اس پر حملہ کیا اور اس کی داڑھی کھینچی۔

میں نے دیکھا ہے بعض لوگ سوچنا جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔ آج ہی ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کا خط آیا ہے۔ انہیں چونکہ سوچنے کی عادت ہے اور وہ مضامین بھی لکھتے رہتے ہیں اِس لیے وہ بات کی تہہ تک جلدی پہنچ جاتے ہیں۔۔ انہوں نے لکھا ہے کہ کیا آپ نے

غور نہیں کیا کہ حضرت عثمانؓ پر بھی ابوبکرؓ کے لڑکے نے ہی حملہ کیا تھا۔ آپ کی عمر بھی چونکہ لمبی ہو گئی ہے اس لیے عمر کے لمبا ہونے کی وجہ سے آپ پر بھی عثمانی زمانہ آ گیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اول سے یقیناً بڑے تھے کیونکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیفہ تھے اور حضرت خلیفہ اول مسیح موعودؑ کے خلیفہ تھے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خادم اور غلام تھے مگر ان کے اس درجہ نے بھی ان کی اولاد کو نہ بچایا اور ان میں سے ایک نے ایسا فعل کیا کہ چاہے ابوبکرؓ کا لحاظ کر کے ہم بولیں نہیں مگر ہمارے دل اُس پر لعنت کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ابوبکرؓ بھی قیامت کے دن اُس پر لعنتیں ہی ڈالیں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی مہربانی جوش میں آ جائے اور آپ کہہ دیں کہ اسے معاف کر دو۔ بہرحال نہ ابوبکرؓ نے اپنے بیٹے کو بچایا اور نہ نورالدین اپنے بیٹے کو بچا سکتا ہے۔ خدا کی لعنت آتی ہے تو نوحؑ جیسے عظیم الشان نبی کے بیٹے پر بھی آ گرتی ہے۔ دیکھو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیویوں کی نسبت فرماتا ہے کہ اگر تم گناہ کرو گی تو تم دُہرے عذاب کی مستحق ہو گی۔4 یہ نہیں کہا کہ ایک بڑے خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے تمہارا عذاب کم کر دیا جائے گا۔ بلکہ فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو گی تو دُہرے عذاب میں مبتلا کی جاؤ گی۔ پس بڑے آدمی کا بیٹا ہونا اُسے سزا سے بچاتا نہیں بلکہ اَور زیادہ عذاب کا مستحق بنا دیتا ہے بشرطیکہ وہ توبہ نہ کرے۔ ہاں! اگر وہ توبہ کر لے تو پھر کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص اس کی عزت کرتا ہے۔ لیکن جب خدا کسی کی عزت کو کھونا چاہے تو پھر کوئی شخص اُسے عزت نہیں دے سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ 5 میں اس شخص کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلّت اور اہانت کا ارادہ کرے گا۔ چنانچہ جب پادری مارٹن کلارک نے آپ پر قتل کا مقدمہ کیا تو مولوی محمد حسین بٹالوی کو بھی جوش آ گیا اور اُس نے بھی اپنا نام گواہوں میں لکھوا دیا اور کہا کہ مرزا صاحب فسادی آدمی ہیں کوئی تعجب نہیں کہ انہوں نے کسی آدمی کو اسے قتل کرنے کے لیے بھجوا دیا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مقدمہ کے لیے لاہور سے ایک غیر احمدی وکیل بلوایا جو اپنے کام میں بہت ہوشیار تھا۔ اُس نے کُریدنا شروع کیا کہ میں کیا جرح کروں

جس سے گواہ کی حیثیت مخدوش ہو جائے۔ آخر اُسے معلوم ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کی ماں اخلاقی لحاظ سے اچھی شہرت کی مالک نہیں تھی۔ لیکن بعد میں اُس نے توبہ کر لی اور اُن کے والد نے اُس سے نکاح کر لیا۔ وکیل کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے کہا اگر میں یہ ثابت کر دوں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کی ماں ڈومنی یا کنچنی تھی تو اس کی گواہی کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر ماں میں کوئی نقص تھا تو اس کا مولوی محمد حسین بٹالوی پر کیا الزام آتا ہے۔ وہ کہنے لگا اگر جرح میں اس کی حیثیت کو گرایا نہ گیا تو خطرہ ہے کہ آپ کہیں قید نہ ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اگر وہ ہمارے خلاف کوئی قدم اُٹھائے گا تو خدا خود اس کو پکڑے گا اور سزا دے گا مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ اس کی ماں کے گناہ کی وجہ سے ہم اس کو قصوروار قرار دے دیں جیسے محمد بن ابی بکر نے جو گناہ کیا اس کی وجہ سے ابوبکرؓ پر کوئی الزام نہیں آ سکتا یا جیسے حضرت خلیفہ اول کی اولاد اگر کوئی بُرا کام کرے تو اس کی وجہ سے حضرت خلیفہ اول پر کوئی الزام نہیں آ سکتا۔ بیشک یہ ان کی طرف منسوب ہوتے ہیں مگر بیٹوں کے کسی فعل کی ماں باپ پر کیا ذمہ داری ہے۔ آخر نوحؑ کے بیٹے کا قرآن کریم میں بھی ذکر آتا ہے[6] مگر کیا اس کے بعد ہمارا اختیار ہے کہ ہم نوحؑ کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو کافروں میں شامل ہو جائیں گے۔ بہرحال یہ واقعات ایسے ہیں جو تاریخ میں ہمیں پہلے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب نے لکھا ہے کہ آپ کیوں گھبراتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ پر بھی ابوبکرؓ کے بیٹے نے ہی حملہ کیا تھا اور آج تک سب مسلمان اُس پر لعنت کرتے ہیں۔

مجھے خوب یاد ہے جب ہم حضرت خلیفہ اول سے پڑھا کرتے تھے تو جب بھی کربلا کے واقعات کا ذکر آتا آپ آہ بھر کر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ہمیشہ اِس بات کے تصور کا شدید صدمہ ہوتا ہے کہ امام حسینؓ پر کس شخص کے بیٹے نے حملہ کیا۔ آپ پر حملہ کرنے والا اُس شخص کا بیٹا تھا جو عشرہ مبشرہ میں شامل تھا یعنی ان دس لوگوں میں سے ایک تھا جن کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ وہ بغیر کسی حساب کے جنت میں داخل کیے

جائیں گے۔ چنانچہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے اُن کا بیٹا عمرو بن سعد امام حسینؓ کا قاتل بنا۔ پس آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو وہ کس باپ کا بیٹا تھا اور اس نے کیسا ظالمانہ فعل کیا۔ حسینؓ کے نانا سے اس کے باپ کو عزت ملی تھی مگر بجائے اِس کے کہ وہ اِس عزت کی قدر کرتا اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسہ کو قتل کر دیا۔ آپ فرماتے تھے میں جب بھی اس واقعہ پر غور کرتا ہوں مجھے ہمیشہ افسوس آتا ہے اور دل میں خیال آتا ہے کہ انسان کو کیا پتا ہوتا ہے کہ اُس کی اولاد کیسی بننے والی ہے۔ اگر کسی کے ہاں ایسی اولاد ہونے والی ہو تو اِس سے اُس کا بے اولاد رہنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ اب دیکھ لو سعدؓ کی سب مسلمان تعریف کرتے ہیں مگر سعدؓ کو کیا پتا تھا کہ جب میں مر جاؤں گا تو میرا بیٹا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسہ کو قتل کرنے والوں میں شامل ہو جائے گا۔ پس آپ ہمیشہ آہ بھرتے اور فرماتے جب سعدؓ کے ہاں یہ بٹیا پیدا ہوا ہو گا تو اُسے کیا پتا تھا کہ ایک دن یہی بیٹا میرے آقا کے نواسہ کو مارے گا۔

پس ان باتوں کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ پہلے بھی ایسے واقعات ہوتے رہے ہیں لیکن پھر بھی ان واقعات کو ہم نظرانداز نہیں کر سکتے۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں لوگوں سے یہی غلطی ہوئی کہ بعض صحابہ نے سمجھ لیا کہ یہ یونہی ایک معمولی سا فتنہ ہے اِس کا کیا مقابلہ کرنا ہے۔ جب حضرت عثمانؓ پر تلوار اُٹھائی گئی تو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ کم بختو! میں تو اسّی سال کا بڈھا ہوں میں نے ایک دن مرنا ہی تھا لیکن اب جو تم مجھ پر تلوار اُٹھا رہے ہو تو یاد رکھو! میرے قتل کے بعد قیامت تک مسلمان ان دو اُنگلیوں کی طرح پھٹے رہیں گے اور وہ کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔7 تمہارے اتحاد کا واحد ذریعہ یہ تھا کہ تم خلافت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہتے۔ میں نے تو مر جانا تھا۔ اسّی سال میری عمر ہو چکی تھی۔ اب میں اَور کتنا زندہ رہتا مگر میرے قتل کے بعد تم کبھی اتحاد سے نہیں رہو گے۔ چنانچہ دیکھ لو حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے والے زیادہ تر حضرت علیؓ سے اپنا تعلق جتاتے تھے مگر حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ نے اُن سے کیا سُکھ پایا۔ پہلے جنگِ جمل ہوئی جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے۔ پھر معاویہؓ نے حملہ کر دیا۔ اور پھر وہی لوگ جو حضرت عثمانؓ کے

قتل کے بعد حضرت علیؓ کے ساتھ جا ملے تھے اُنہی میں سے ایک جماعت حضرت علیؓ سے الگ ہوگئی اور اُس نے حضرت علیؓ کو کافر کہنا شروع کر دیا۔ آخر حضرت علیؓ نے ان پر تلوار اُٹھائی اور ایک ہی دن میں دس ہزار خارجی قتل کر کے رکھ دیا۔ گویا وہ لوگ جنہوں نے عثمانؓ کو علیؓ کے نام سے مارا تھا انہوں نے پھر علیؓ کے خلاف بغاوت کر دی اور آخر حضرت علیؓ بھی انہی کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ اس کے بعد یہ اختلاف بڑھتا چلا گیا اور مسلمان کبھی ایک ہاتھ پر جمع نہ ہوئے۔

اب تیرہ سَو سال کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو پھر ایک ہاتھ پر جمع کیا جائے اور ان کے اندر اتحاد اور یک جہتی پیدا کی جائے مگر اب پھر بعض خبیث اور بدباطن چاہتے ہیں کہ اس اتحاد کو توڑ دیں اور جماعت میں افتراق اور انتشار پیدا کر دیں۔ مگر ان کی ان کارروائیوں کا سوائے اس کے اَور کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ان پر برسے گی۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک سلسلہ کا اتحاد دس ہزار نورالدین سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ اور گدھے ہیں وہ جو ان کا نام لے کر فتنہ پھیلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ خلیفہ اول تھے۔ اگر وہ خلیفہ اول تھے تو نظامِ سلسلہ کے قائم کرنے کے لیے نہ کہ اس کو تباہ و برباد کرنے کے لیے۔ اگر کوئی شخص ان کا نام لے کر اس نظام کو توڑتا ہے تو وہ خود نورالدین پر قاتلانہ حملہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے اسے نورالدین ہرگز بچا نہیں سکے گا۔ خدا تعالیٰ ان سے کہے گا کہ میں نے تجھے اس لیے عزت نہیں دی تھی کہ تیرا نام لے کر یہ لوگ میرے سلسلہ اور نظام پر حملہ کریں اور اُس وقت شرم کے مارے حضرت خلیفہ اول کی گردن جُھک جائے گی جس طرح ابوبکرؓ کی گردن شرم کے مارے جُھک جائے گی جن کے بیٹے نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور آپ کے پیارے خلیفہ پر حملہ کیا۔ بیشک بہانے بنانے والے ہزاروں بہانے بنائیں گے مگر جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔ [8] اب ان کے بہانے ختم ہو چکے ہیں اور ان کے لیے بھاگنے کا کوئی رستہ باقی نہیں رہا۔

سلسلہ کی خدمت کا اب ایک ہی طریق ہے کہ وہ خلافت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھیں۔ اگر وہ اپنی فتنہ پردازیوں سے باز نہیں آئیں گے تو ایک نورالدین کیا نوحؑ اور موسیٰؑ

اور عیسیٰ بھی مل کر انہیں خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکیں گے۔ بلکہ دیکھ لو خود سادات میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دین میں تفرقہ اندازی کرتے اور خداتعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں مگر کیا اس لیے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل میں سے ہیں ان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب مخالفین کو مباہلہ کے لیے چیلنج دیئے تو ان میں کئی سادات سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی شامل تھے۔ پس محض کسی بڑے آدمی کی نسل میں سے ہونا اُسے خداتعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ میں نے دیکھا ہے کئی احمقوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ حضرت خلیفہ اول کی اولاد کو ایسا کیوں کہا جاتا ہے۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ کیا تم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اِدھر تو یہ لکھتے ہیں کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور اُدھر آپ کی اولاد کو مباہلہ کا چیلنج دیتے ہیں۔ یہ مباہلہ کا چیلنج آپ نے اِسی لیے دیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام اور مسلمانوں کی تنظیم اور ان کی تقویت کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔ اگر آپ کی اولاد میں سے کوئی شخص اس تنظیم کو توڑنا چاہتا ہے تو وہ ہرگز کسی ہمدردی کا مستحق نہیں ہے۔ اِسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے دوبارہ احیاء اور مسلمانوں کی تنظیم اور ان کے اتحاد کے لیے مبعوث ہوئے تھے اور یہی ایک قیمتی یادگار ہے جو ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اگر تم اِس اتحاد کو توڑنے لگے تو تمہاری خداتعالیٰ کو کیا پروا ہو سکتی ہے۔

احمدیت نے دنیا میں پھیل کر رہنا ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے تین سَو سال میں احمدیت ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔9 لیکن اگر احمدیت کی تنظیم ٹوٹ جائے تو تین سَو سال چھوڑ کیا تین ہزار سال میں بھی احمدیت غالب آ سکتی ہے؟ کیا تین لاکھ سال میں بھی احمدیت غالب آ سکتی ہے؟ احمدیت کی تنظیم ٹوٹ جائے تو چند دنوں میں ہی احمدیت ختم ہو جائے گی اور عیسائی مصنف اپنی کتابوں میں لکھیں گے کہ قادیان میں (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ) ایک کذاب پیدا ہوا تھا جو بڑے بڑے دعوے لے کر کھڑا ہوا مگر تھوڑے دنوں میں ہی اُس کا بیڑہ غرق ہو گیا اور اُس کی جماعت کا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا۔ یہ بدبخت چاہتے ہیں کہ عیسائیوں کے ہاتھوں سے مرزا صاحب کو کذاب لکھا جائے۔ یہ بدبخت چاہتے ہیں کہ

مرزا صاحب کو ناکام و نامراد کیا جائے۔ کیا ایسے خبیثوں کا ہم ادب کریں گے یا ان کا مقابلہ کریں گے؟ ہم نے ان کے باپ کو اس لیے مانا تھا کہ وہ مسیح موعودؑ کا غلام تھا۔ اگر وہ مرزا صاحب کے غلام نہ ہوتے اور اگر مرزا صاحب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام نہ ہوتے تو ہم نہ نورالدین کو مانتے اور نہ مسیح موعودؑ کو مانتے۔ نورالدین کو ہم نے اس لیے مانا کہ وہ مسیح موعودؑ کا غلام تھا اور مسیح موعودؑ کو ہم نے اس لیے مانا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا۔ اگر اس زنجیر کو توڑ دو تو پھر ایمان لانے کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اگر میری وحی قرآن کے خلاف ہو تو میں اُسے تُھوک کی طرح پھینک دوں۔10

پس آپ نے جب اپنی وحی کے متعلق یہ الفاظ لکھ دیئے تو اس سے صاف پتا لگتا ہے کہ محض کسی بڑے آدمی کی طرف منسوب ہونا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اصل بات جو دیکھنے والی ہوتی ہے وہ یہ ہوتی ہے کہ بڑا آدمی جس راستہ پر چلا تھا آیا وہی راستہ چھوٹے نے بھی اختیار کیا ہے یا نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی دیکھ لو آپ ایک طرف تو یہ لکھتے ہیں کہ خدا کی قسم! مجھے اپنی وحی کی صداقت اور اس کے منجانب اللہ ہونے پر ویسا ہی یقین ہے جیسے قرآن کی صداقت پر یقین ہے11 مگر پھر دوسری طرف آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر میری وحی قرآن کے خلاف ہو تو اُسے تُھوک کی طرح پھینک دو۔ اِسی طرح اگر کسی بڑے آدمی کی اولاد مسیح موعودؑ کے مشن کو توڑنا چاہے یا مسیح موعودؑ کی اولاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مشن کو توڑنا چاہے تو ہم بغیر کسی ڈر کے اُس پر لعنت کرنے کے لیے کھڑے ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ یہ بدبخت جس درخت کے سائے میں بیٹھا ہوا ہے۔ اُسی درخت کی جڑ پر تبر رکھنا چاہتا اور اسے کاٹ کر پھینک دینا چاہتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں اگر یہ خبیث کامیاب ہو جائیں تو کسی اَور کو کوئی فائدہ ہو یا نہ ہو مرزا صاحب نَعُوْذُ بِاللّٰہِ ضرور کذاب ثابت ہوں گے اور دنیا کہے گی کہ جس مشن کے لیے وہ کھڑے ہوئے تھے اُس میں وہ ناکام ہو گئے۔ پس ہمیں کم از کم تین سَو سال تک تو اکٹھا رہنا چاہیے تاکہ ہم عیسائیت کا مقابلہ کر سکیں اور اسلام کو دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلا سکیں۔

ہم حضرت خلیفہ اول کا بڑا ادب کرتے ہیں۔ مگر یہ لوگ بتائیں تو سہی کہ وہ کونسے ملک ہیں جن میں مولوی نورالدین صاحب نے اسلام کی تبلیغ کی؟ یورپ، امریکہ، افریقہ اور ایشیا میں وہ کوئی ایک ملک ہی دکھا دیں جس میں انہوں نے اسلام پھیلایا ہو۔ ہر ملک میں مَیں نے مبلغ بھجوائے۔ یورپ کی ہر مسجد میں نے بنوائی اور بیرونی ممالک میں ہر مشن میں نے قائم کیا۔ اگر اس کو ہٹا دیا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعوٰی میں بالکل ناکام ثابت ہوتے ہیں۔ پس میری موت اور میری ناکامی، میری موت اور میری ناکامی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کی موت اور ناکامی ہے اور مسیح موعودؑ کے مشن کی موت اور ناکامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کی موت اور ناکامی ہے۔ اب جس کا دل چاہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر دے۔ مگر وہ یاد رکھے اگر وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرے گا تو خدا کے ہاتھ میں بھی تلوار ہے جس سے وہ بچ نہیں سکے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھو آپ پر جب گورداسپور میں کرم دین کے ساتھ مقدمہ تھا تو آپ کے پاس رپورٹ پہنچی کہ آریوں نے مجسٹریٹ کو سزا دینے پر آمادہ کر لیا ہے اور ہمیں اس کے مقابلہ کے لیے کوئی تدبیر اختیار کرنی چاہیے۔ یہ رپورٹ لانے والے خواجہ کمال الدین صاحب تھے۔ آپؑ نے جب یہ بات سنی تو اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا خواجہ صاحب! آپ گھبراتے کیوں ہیں؟ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈالنا کوئی آسان کام ہے؟ میں خدا کا شیر ہوں۔ اگر وہ مجھ پر ہاتھ ڈالے گا تو میرا خدا اُسے سیدھا کر دے گا۔ پس یہ باتیں روحانی طور پر تو بے حقیقت ہیں لیکن خدا کے سامنے جواب دہی کے لحاظ سے بڑی اہم ہیں اور جماعت کو ان کی اہمیت سمجھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

میں نے دیکھا ہے جماعت میں سے بعض بیوقوف ایسے ہیں جو کہہ دیتے ہیں کہ ان باتوں میں کیا رکھا ہے۔ ہمارے سلسلہ کا خدا حافظ ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں ابوبکرؓ کی اولاد میں سے ہی ایک خبیث نے کیا کیا۔ اور گو وہ بعد میں تائب ہو گیا مگر بہرحال وہ فتنہ پھیلانے والوں کے ساتھ شامل ہوا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کا اتحاد

پارہ پارہ ہو گیا۔تم بتاؤ کہ کیا خداتعالیٰ کی نگاہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کم عزت تھی اور مرزا صاحب کی زیادہ عزت ہے؟ انہوں نے بھی اُس وقت یہی سمجھا تھا کہ اسلام کا خداحافظ ہے اور انہوں نے فتنوں کا مقابلہ کرنے میں سُستی دکھائی مگر اس کا جو نتیجہ نکلا اُس پر ہر مسلمان آج تک خون کے آنسو بہاتا ہے۔ دیکھ لو حضرت علیؓ نے گو ظاہر میں اس فتنہ میں حصہ نہیں لیا مگر فتنہ انگیزوں کا مقابلہ کرنے میں ان سے کچھ سُستی ہوئی۔ آخر حضرت عثمانؓ مارے گئے تو اس کے بعد حضرت علیؓ بھی مارے گئے۔ اور پھر حضرت حسنؓ کو معاویہ کے آگے اپنا سر جھکانا پڑا اور ان سے وظیفہ مانگنا پڑا۔ پھر حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے اور اُن کے ساتھ اہلِ بیت کے اَور بھی کئی افراد شہید ہوئے۔ بیشک آخر میں حضرت علیؓ نے بڑی قربانی کی تھی۔ چنانچہ تاریخ میں لکھا ہے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ فتنہ بڑھتا چلا جا رہا ہے تو انہوں نے اپنے بیٹوں حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر کہا کہ تم جاؤ اور حضرت عثمانؓ کے مکان کا پہرہ دو۔ لیکن چونکہ وہ بچے تھے اُن سے غلطی یہ ہوئی کہ وہ آپ کے مکان کی دیوار کے ایک طرف پہرہ دیتے رہے اور حملہ آور دوسری طرف سے کُود کر اندر آ گئے اور انہوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا۔ پس انہوں نے حضرت عثمانؓ کی حفاظت کی کوشش تو کی مگر اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

اِس فتنہ کے متعلق بھی باہر سے جو خط آ رہے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض تجربہ کار آدمی بھی اس شخص کے دھوکا میں آ گئے تھے۔ مثلاً یہاں کے مربّی نے ہی لکھا کہ اُس نے جو کہا کہ میاں بشیر احمد صاحب اور عبدالوہاب کی چٹھیاں میرے پاس ہیں تو میں نے سمجھا کہ یہ کوئی مشتبہ آدمی نہیں۔ حالانکہ وہ تو مربّی ہے اور مربّی کو بہت ہوشیار ہونا چاہیے۔ راولپنڈی سے وہاں کے قائد کی جو ایک نوجوان شخص ہے رپورٹ آئی ہے کہ جب یہ میرے پاس آیا تو اُسے دیکھتے ہی میں استغفار پڑھنے لگ گیا اور سمجھ گیا کہ یہ شیطان ہے جو میرے سامنے آیا ہے۔ اِس کے بعد وہ مجھے کہنے لگا کہ یہاں سے مری کو کوئی بسیں جاتی ہیں؟ میں نے کہا یہاں تو کئی اڈے ہیں اور بسیں آتی جاتی ہیں تم کسی اڈے پر چلے جاؤ تمہیں بس مل جائے گی۔ اِس پر وہ شور مچانے لگ گیا اور کہنے لگا کہ کیا مجھے اِس کا علم نہیں تھا۔ میں تو بڑے

بڑے امیروں اور قائدوں کو دیکھتا پھرتا ہوں کہ ان کا عمل کیسا ہے اور وہ کہتے کیا ہیں اور کرتے کیا ہیں۔ میں نے کہا اگر تم ایسے ہی نیک ہو تو سڑک پر بیٹھ جاؤ تمہیں آپ ہی لاری مل جائے گی۔ غرض ایک بچہ سمجھ گیا کہ یہ فتنہ پرداز شخص ہے۔ مگر یہاں کے مربّی صاحب دھوکے میں آ گئے اور کہنے لگے اس نے یہ عذر کر دیا تھا وہ عذر کر دیا تھا۔

اِسی طرح آج ہی باہر سے ایک خط آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مردان پہنچا اور وہاں کے امیر نے اسے اپنے پاس ٹھہرا لیا۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے اسے دیکھ کر امیر صاحب سے کہا کہ یہ تو منافق ہے اور قادیان سے نکلا ہوا ہے آپ نے اسے کیوں جگہ دی ہے؟ وہ کہنے لگے مجھے تو معلوم نہیں تھا۔ اس نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ میں نے کہا آپ امیر ہیں آپ کے دل میں خداتعالیٰ نے ضرور کوئی خرابی دیکھی ہے جس کی وجہ سے آپ اس دھوکا میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

اِسی طرح یہ کوہاٹ گیا۔ وہاں میاں بشیر احمد صاحب کا لڑکا ڈاکٹر مبشر احمد رہتا ہے۔ یہ مبشر احمد کے پاس گیا اور کہنے لگا میں احمدی ہوں اور یہاں رات رہنا چاہتا ہوں پہلے تو مبشر احمد کے دل میں کچھ نرمی پیدا ہوئی اور انہوں نے چاہا کہ اسے جگہ دے دی جائے لیکن اُن کی بیوی جو میری بھانجی ہیں وہ کہتی ہیں میں نے اسے دیکھا تو میں نے کہا یہ تو بڑا خبیث آدمی نظر آ تا ہے۔ اسے جلدی یہاں سے نکالو۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ نام کیا ہے؟ اس نے کہا اللہ رکھا۔ وہ کہنے لگیں کہ یہ تو قادیان سے نکالا ہوا ہے۔ اسے کہو کہ فوراً یہاں سے چلا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اسے اپنے مکان سے نکال دیا۔ اِس پر وہ کہنے لگا دیکھ لیا مسیح موعودؑ کی اولاد کو۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ ایک احمدی کے ٹھہرانے میں بھی اِتنے بُخل سے کام لیا جائے گا۔ اب دیکھو! پہلے مبشر احمد کچھ نرم ہوا مگر پھر بیوی کے کہنے پر ہوشیار ہو گیا اور جب اس نے نام لیا تو وہ سمجھ گئیں اور انہوں نے کہا کہ اس خبیث کو یہاں سے جلدی نکالو۔ اس کے بعد وہ چلا گیا اور اُس نے وہاں کے امیر جماعت کی معرفت انہیں گالیوں سے بھرا ہوا خط لکھا کہ مجھے پتا نہیں تھا مسیح موعودؑ کی اولاد اِتنی بے ایمان ہو چکی ہے۔ میں تو یہاں احمدیوں کی خدمت کرنے کے لیے آیا تھا حالانکہ درحقیقت وہ احمدیوں کی

خدمت کرنے کے لیے نہیں بلکہ احمدیوں کے دشمنوں کی خدمت کرنے کے لیے آیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس لڑکے کو بچا لیا''۔ (الفضل 2/اگست 1956ء)

1: نشان آسمانی صفحہ 46 روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 411۔ کمپیوٹرائزڈ 2008ء

2: بخاری کتاب الفضائل باب قول النبی صلی الله علیه وسلم لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا

3: تاریخ الطبری جلد 2 صفحہ 677 ثم دخلت سنة خمسٍ و ثلاثين ذكر الخبر عن قتل عثمانؓ بیروت 2012ء

4: يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ (الاحزاب: 31)

5: تذکرہ صفحہ 27 ایڈیشن چہارم 2004ء

6: وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ (ھود: 46)

7: تاریخ الطبری جلد 2 صفحہ 678 ذكر الخبر عن قتل عثمانؓ لبنان 2012ء

8: صٓ: 4

9: تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 67۔ کمپیوٹرائزڈ 2008ء

10: آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ 21۔ کمپیوٹرائزڈ 2008ء

11: حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ 220۔ کمپیوٹرائزڈ 2008ء